ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب بہادر آف پٹیالہ کی قادیان میں تشریف آوری

قادیان ۱۴ اپریل ۱۹۴۱ء یہ خبر خوشی کے ساتھ سُنی جائیگی ـ کہ ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب بہادر آف ریاست پٹیالہ آج ڈیڑھ بجے بعد دوپہر بذریعہ کار معہ مختصر عملہ حضوری اپنے دوست آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی ملاقات کیلئے تشریف فرما ہوئے ـ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ نے بمعیت احمدیہ کور آپ کا خیر مقدم کیا ـ ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب بہادر نے آنریبل چوہدری صاحب کی کوٹھی بیت الظفر میں قیام فرمایا ـ عصر کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب بہادر کے اعزاز میں اپنی کوٹھی دارالحمد میں دعوتِ چائے دی جس میں آنریبل چوہدری صاحب اور بعض اور معززین سلسلہ بھی مدعو تھے ؛

شام کو آنریبل چوہدری صاحب نے مہاراجہ صاحب بہادر کے اعزاز میں دعوت طعام دی جسمیں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بھی تشریف فرما ہوئے ـ ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب بہادر کل صدر انجمن احمدیہ کے مختلف اداروں کا معائنہ فرمائیں گے ـ انشاء اللہ تعالےٰ ؛

جیسا کہ اوپر ذکر کیا جاچکا ہے ـ مہاراجہ صاحب بہادر کی گو قادیان میں تشریف آوری محض پرائیویٹ اور اپنے دوست آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی ملاقات کیلئے ہے ـ تاہم اس موقعہ پر ہم نہایت خوشی اور مسرت سے آپکا خیر مقدم کرتے ہیں ـ آج مقامی سکھوں کے ایک وفد نے بھی آپ سے شرفِ ملاقات حاصل کیا ؛

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ شہادت ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ساڑھے نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور کی طبیعت اچھی ہے الحمدللہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو کئی روز سے سردرد کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

خان مسعود احمد خان صاحب ابن حضرت نواب محمد علی خانصاحب کے ہاں ۱۲ شہادت صاحبزادی طیبہ بیگم صاحبہ بنت حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے بطن سے پہلا لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

پچھلے دنوں مرزا اسلام اللہ صاحب کی لڑکی سلیمہ بیگم کا نکاح مرزا محمد شریف بیگ صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل ابن مرزا حاکم بیگ صاحب موجد تریاق چشم گجرات کے ساتھ ہوا تھا۔ آج اس کا رخصتانہ ہوا۔ اس تقریب میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ نے بھی شمولیت فرمائی اور دعا کی۔

اخبار احمدیہ

درخواستِ دعا میاں عباس احمد خان صاحب ابن جناب نواب محمد عبداللہ خان صاحب دہلی میں بی۔ اے کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

درخواست ہائے دعا (۱) حمیدہ بی بی صاحبہ کوسمی ضلع گنگ کے داماد عبدالوحید صاحب بیمار ہیں (۲) محمد دین صاحب کارکن امور عامہ کی خوشدامن صاحبہ بیمار ہیں (۳) قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی قادیان نیروبی گئے ہیں۔ (۴) بابو غلام رسول صاحب کلرک ڈاک خانہ سرگودہا دو ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں (۵) اہلیہ حاجی عبدالقدوس صاحب اور محمد کامل صاحب شاہجہان پور بیمار ہیں (۶) ملک محمد ہاشم صاحب کھیوڑہ بیمار ہیں (۷) محمد یاسین صاحب لکھنوی نے ایک امتحان دیا ہے۔ (۸) سید محمد حسین صاحب گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بعارضہ ٹائیفائڈ شدید بیمار ہیں۔ اور ان کے چھوٹے بھائی سید خادم حسین بسلسلہ جنگ لنڈن گئے ہوئے ہیں۔ (۹) اقبال خانم صاحبہ اہلیہ بشیر احمد خان صاحب ٹنڈو محمد خان سندھ سخت بیمار ہیں (۱۰) اہلیہ میر غلام محمد صاحب باڑی پورہ کشمیر بیمار ہیں۔ (۱۱) سید ناصر احمد شاہ صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی افریقہ جا رہے ہیں۔ (۱۲) سید بہادل شاہ صاحب امرت سر بعارضہ خونی پیچش بیمار ہیں۔ احباب سب کی صحت و عافیت اور کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

اعلان نکاح ۱۰ اپریل۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے برادرم مکرم جناب شمس الدین خانصاحب ریکارڈ کیپر دفتر پولیٹکل ایجنٹ خیبر پشاور سرحد کا نکاح عزیزہ امۃ العزیز بیگم صاحبہ بنت جناب صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رئیس اعظم ٹوپی ضلع مردان سے مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے خاکسار عبدالاحد مولوی فاضل

ولادت (۱) سید محمد سعید سلیم صاحب بریلوی قادیان کے ہاں ۴ اپریل کو لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ احباب بچہ کے صاحب عمر اور نیک و صالح ہونے اور زچہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔ (۲) عزیز جمعدار عبدالعزیز صاحب کے ہاں ۲ اپریل کو لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار عبدالمجید از دولمیال (۳) مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح کے ہاں ۴ مارچ کو لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ نے محمد اسحاق نام تجویز فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار غلام نبی بھڑتانوالہ

مجلس مشاورت کے دوسرے اور تیسرے دن کی مختصر روداد

قادیان ۱۴ شہادت ۱۳۲۰ ہش۔ ۱۲ شہادت کو مجلس مشاورت کا پہلا اجلاس گیارہ بجکر پینتیس منٹ پر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے تشریف لانے پر تلاوت قرآن مجید اور دعا کے ساتھ شروع ہوا۔ سب سے پہلے حضور نے نمائندگان کو ضروری نصائح فرمائیں۔ پھر ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے پرائیویٹ سیکرٹری نے دوران سال میں اضافہ بجٹ کی رقوم پڑھ کر سنائیں۔ اس کے بعد سب کمیٹی نظارت امور عامہ و خارجہ کی رپورٹ حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے پیش فرمائی۔ اور اس کی تجاویز پر غور ہوتا رہا۔ ۲ بجکر ۱۸ منٹ پر اجلاس نماز ظہر و عصر کے لئے برخاست ہوا۔ دوسرا اجلاس ۳ بجکر ۲۰ منٹ پر تلاوت قرآن کریم اور دعا کے ساتھ شروع ہوا۔ اس اجلاس میں بھی نظارت امور عامہ و خارجہ کی سب کمیٹی کی رپورٹ پر بحث جاری رہی۔ اور حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ نے اہم فیصلہ جات فرمائے اس کے بعد سب کمیٹی نظارت تعلیم و تربیت کی رپورٹ جناب قاضی محمد اسلم صاحب نے پیش فرمائی۔ اور تقریباً آٹھ بجے شب اجلاس ختم ہوا۔ نماز مغرب و عشاء حضور نے مسجد مبارک میں پڑھائیں۔ اور پھر تمام نمائندگان اور مہمان اس دعوت میں شریک ہوئے۔ جو حضور کی طرف سے دی گئی تھی۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ نے بھی اس میں شرکت فرمائی۔

۱۳ شہادت آٹھ بجکر دس منٹ پر سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے تشریف لانے پر تلاوت قرآن کریم اور دعا کے بعد مجلس شوریٰ کے تیسرے دن کا اجلاس شروع ہوا۔ سب کمیٹی نظارت بیت المال و بہشتی مقبرہ کی رپورٹ جناب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب نے پیش فرمائی۔ اور حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ نے اہم فیصلے فرمائے۔ اس کے بعد جناب خان صاحب نے ان تمام جماعتوں کے نام سنائے جنہوں نے اپنا بجٹ سو فی صدی پورا کر دیا ہے۔ پھر بجٹ کا تناسب حصہ ادا نہ کرنے والی اور تدریجی بجٹ پورا کرنے والی جماعتوں کے نام سنائے۔ پھر جناب ناظر صاحب بیت المال نے آئندہ سال کا بجٹ پیش کیا۔

آخر میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ نے اختتامی تقریر فرمائی۔ اور دو بجے دعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔ اور حضور نے سب اصحاب کو شرف مصافحہ بخشا۔

طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول کو ضروری اطلاع

طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول اور دیگر احباب جو اپنے عزیزوں کو تعلیم کے لئے یہاں بھیجنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ ان کی آگاہی کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ سکول کی جماعت بندی ہو چکی ہے۔ نیا داخلہ شروع ہے۔ سکول باقاعدہ ۱۵ اپریل سے کھل رہا ہے اور پڑھائی شروع ہو جائے گی۔ دیر سے آنے والے طلباء کو اپنا نقصان نہیں کرنا چاہیئے۔

امسال چار طلباء ورنیکلر فائینل اور مڈل سکول کے امتحان میں سکول ہذا کی طرف سے شریک ہوئے۔ جن میں سے دو فسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئے۔ اور دو سیکنڈ ڈویژن میں

خاکسار علی محمد بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول

سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چالیس حدیثیں

از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

بیسویں حدیث :- عَفْوُ الْمُلُوْكِ اِبْقَآءٌ لِلْمُلْكِ

ترجمہ :- بادشاہوں کا عفو سے کام لینا ان کی سلطنت کے قیام کا باعث ہوتا ہے

(۱)

خدا تعالےٰ نے دُنیا میں انسانوں کی فطرت میں عجیب متضاد امور ایک جگہ جمع کر کے انسان کو مجمع الاضداد بنا دیا ہے۔ یہ انسان جو ایک وقت بکری اور بھیڑ سے بڑھ کر مسکینی کا جامہ پہنے ہوتا ہے۔ دُوسرے وقت میں شیر سے بڑھ کر غضب کا اظہار کرنے لگتا ہے یہی اگر آج کشادہ پیشانی کا مظہر ہے تو کل یہی عبوساً قمطریرا کی مکمل تصویر بن جاتا ہے۔ لوگ تو یہ پٹھانوں کے متعلق کہتے ہیں۔ "پٹھان کا پُوت۔ گھڑی میں اولیا گھڑی میں بھوت" مگر حق یہ ہے۔ کہ سب انسان اِسی فطرت کے واقعہ ہُوئے ہیں اس لئے عقلمند حاکم۔ اور سمجھ دار افسر کو کبھی ماتحتوں کی انسانی فطرت سے چشم پوشی نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ جس نے ہر وقت دوران ملازمت میں ماتحتوں سے کام لینا ہے مثلاً فوج کا افسر ہے۔ تو فوج کو دشمنوں سے لڑانا۔ جنگلات سے گزرنا۔ دریاؤں کو عبور کرنا۔ خندقوں کو پھاندنا مشکل سے مشکل پہاڑی دروں کو طے کرنا ہے۔ وہ اگر انسانی فطرت کے اُتار چڑھاؤ سے واقف نہ ہو۔ تو کس طرح اپنے ماتحتوں سے کام لے سکے گا۔ اس طرح ایک بادشاہ جس کے ماتحت امیر وزیر افسر والی۔ حاکم۔ منشی متصدی غرض بڑے چھوٹے سب قسم کے ملازم ہوتے ہیں۔ اگر وہ انسانی فطرت کے رموز سے ناواقف ہو۔ تو کس طرح وہ اُن سے کام لے سکے گا۔ ممکن ہے۔ کہ ایک افسر کسی وقت اشتعال میں کوئی حرکت کر بیٹھے۔ یا سستی سے کسی عدم تعمیل کا مرتکب ہو۔ یا غلط فہمی سے کسی کام میں کوئی بگاڑ پیدا کر دے تو اگر بادشاہ انسانی فطرت سے ناواقف ہونے کی وجہ سے ہر حرکت پر سزا اور ہر غلطی پر تنبیہ اور ہر بگاڑ پر۔ جرمانہ اور ہر خرابی پر۔ گرفت کرے گا۔ تو یقیناً تمام افسر بد دل اور تمام کارکن افسردہ اور تمام امیر اور وزیر مایوس ہو کر بادشاہ وقت کے وفادار نہ رہیں گے۔ اور سلطنت کا تمام کاروبار درہم برہم ہو جائیگا۔ اس لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ بادشاہ وقت اور اُس کے ماتحت حکام انسانی فطرت کے رازوں سے اچھی طرح واقف ہوں۔ مثلاً ایک شہر میں ایک میلہ لگتا ہے۔ جس میں ہزاروں۔ لاکھوں آدمی شریک ہوتے ہیں۔ وسیع پیمانہ پر خرید و فروخت ہوتی ہے۔ دکانیں کھلتی ہیں۔ بڑے بڑے تاجر آتے ہیں۔ عوام کے لئے مختلف قسم کے کھیل و تماشے ہوتے ہیں۔ ایسے میلہ میں کسی وقت عوام کالانعام آپس میں لڑ پڑتے ہیں۔ اور ایک فساد اور ہنگامہ برپا ہو جاتا ہے۔ اب ناواقف بادشاہ اور ناتجربہ کار افسر تو کہیں گے کہ اس فساد کی فوری سزا دی جائے۔ ہر مجرم کو پکڑا جائے۔ ہر شریک ہونے والے کو قید کیا جائے۔ ہر بچے بوڑھے اور جوان کو تنبیہ کی جائے۔ مگر اس کا نتیجہ کیا نکلے گا؟ یہی کہ لاکھوں میں سے ہزاروں آدمی پکڑے جائیں گے۔ اور مہینوں اور سالوں جیلوں میں پڑے سڑیں گے۔ لیکن اگر بادشاہ عقلمند اور اس کے مشیر سمجھ دار ہوں گے تو وہ جان لیں گے۔ کہ عوام کالانعام کی ذہنیت بالخصوص مجمعوں۔ میلوں اور اجتماع کی جگہوں میں کس قسم کی ذہنیت ہو جایا کرتی ہے۔ تو وہ یہ پکڑ دھکڑ کریں گے۔ مگر چند مفسدوں اور سرغنوں کو پکڑیں گے۔ اور سزا دیکر آئندہ کے لئے فساد کے بانیوں کی بے جا جرأت کا انسداد کریں گے اور باقیوں سے کوئی تعرض نہ کریں گے اور اس طرح وہ اس حدیث پر عمل کریں گے۔ کہ

عَفْوُ الْمُلُوْكِ اِبْقَآءٌ لِلْمُلْكِ

یعنی بادشاہوں کا رعایا کو معاف کر دینا خود انہیں کی سلطنت کے استحکام کا باعث ہوتا ہے۔

(۲)

ایک بادشاہ غنیم پر چڑھائی کرتا ہے۔ اس کی فوج کے لوگ کمزوری دکھاتے ہیں۔ اور بادشاہ شکست کھا کر اپنے ملک کو لوٹ جاتا ہے۔ اب اگر وُہ اپنی فوج کے ہر سپاہی کو سزا دے۔ اور کسی کو برخاست کر دے کسی کو قید میں ڈالدے۔ اور کسی پر جرمانہ کرے۔ غرض کسی سپاہی کو بھی بغیر سزا نہ چھوڑے۔ تو یہ طریق یقیناً غلط ہو گا۔ کیونکہ جب سب معتوب ہو گئے۔ تو اب خدمت کون کرے گا؟ اور جب سب بارگاہ سے نکالے گئے تو قرب کس کو بخشا جائے گا؟

پس یہ طریق ہی سراسر غلط ہو گا۔ ہاں عقلمندی کا طریق یہ ہو گا۔ کہ شکست کے محرکوں اور بھاگنے میں پیش قدمی کرنے والوں پر گرفت ہو۔ اور باقیوں کو ملامت کے بعد آئندہ کے لئے احتیاط کی تاکید ہو۔ اور پھر عفو عام کا اعلان ہو۔ اور گزشتہ را صلوات اور آئندہ را احتیاط کی نصیحت ہو۔ فوج کو پہلے شرمندہ اور پھر ان کی دلجوئی کی جائے۔ تو یقیناً فوج نئے سرے سے خوشی و خورمی سے لڑے گی۔ اور گزشتہ شکست کا دھبہ اپنے دامن سے دور کرنے کی کوشش کرے گی۔ اور اس طرح یہ حدیث پوری ہو جائے گی۔ کہ

عَفْوُ الْمُلُوْكِ اِبْقَآءٌ لِلْمُلْكِ

یعنی بادشاہوں کی معافی سے ان کی سلطنت ہی کو تقویت پہنچتی ہے۔

(۳)

سبحان اللہ۔ قربان ہونے کو دل چاہتا ہے۔ اُس سردار نبی امی ہاشمی اور مطلبی پر کہ جو اپنی ہر نصیحت کا خود عملی نمونہ ہے۔ اور اپنے ہر ارشاد کا اسوۂ حسنہ ہے۔ وُہ کبھی کوئی حکم جاری نہیں کرتا۔ جب تک کہ خود اُسے کر کے نہیں دکھاتا۔ اور کبھی کسی کو کچھ نہیں کہتا۔ جب تک خود اپنے عملی نمونہ سے محرک نہیں بنتا۔ اور اسی لئے اگر وُہ علمی نبی ہے۔ تو ساتھ ہی عملی نبی بھی ہے۔ اور اس لئے خدا نے اُسے علم و عمل کا جامع اور ساری دُنیا کے لئے اسوہ بنایا ہے۔ اور اعلان عام کر دیا ہے۔ کہ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

یعنی سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات تمام دُنیا کے لئے تمام خوبیوں اور تمام اخلاق میں کامل نمونہ اور مکمل اسوہ ہے اسی لئے اس حدیث میں جو نصیحت حضور نے فرمائی ہے۔ اُس کا سب سے بین اور روشن اور واضح نمونہ خود حضور کی ذات برکات ہے کونسا وُہ موقعہ ہے۔ جب حضور نے اپنے قصور واروں کو معاف نہیں کیا؟ اور کب وُہ زمانہ آیا۔ جب پکڑا ہوا دُشمن حضور کے سامنے پیش ہوا ہو۔ اور حضور نے رحم سے اسکی طرف نظر نہ کی ہو۔ اور کب حضور کا مجرم حضور کی نظر عفو سے محروم رہا؟ کیا حضور نے اپنے ۲۱ سالہ شب و روز تکلیف دینے والے دشمنوں کو فتح مکہ کے دن معاف نہیں کر دیا؟ کیا وُہ وحشی جس نے انتہائی بربریت سے کام لیتے ہوئے حضور کے چچا حمزہ کو ایک چٹان کے پیچھے چھپ کر نامردوں کی طرح نیزہ سے شہید کر دیا تھا۔ معاف نہیں کر دیا گیا؟ اور پھر کیا وُہ عورت جس نے حضور کے شہید چچا کا پیٹ چاک کر کے کلیجہ نکال کر چبا لیا تھا۔ معاف نہیں کر دی گئی؟ اور کیا وُہ شخص جس نے پتھر مار مار کر حضور کی صاحبزادی کا حمل ساقط کر دیا تھا۔ اور جس کے نتیجہ میں اس پاکدامن مطہرہ اور مقدسہ کی موت واقعہ ہو گئی تھی۔ اُس نے حضور کے عفو سے حصہ نہیں لیا؟ یہاں تک کہ جب جنگ احد میں ظالموں نے پتھر مار مار کر حضور کے دانت شہید کر دیئے۔ اور تلوار کی مار سے حضور کا خود چہرہ مبارک میں دھنس گیا اور حضور کا خون بہنے لگا۔ تو حضور اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ کہتے جاتے اور خدا سے اپنے قصور واروں کو بخشواتے جاتے تھے۔ کیا یہ امر عجیب نہیں ہے؟ اور کیا دنیا میں اس

ریاست پٹیالہ کے مختصر تاریخی حالات

قادیان ۱۴ اپریل آج جبکہ پنجاب کی سب سے بڑی ریاست پٹیالہ کے حکمران ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب بہادر اپنے دوست سر محمد ظفر اللہ خان صاحب سے ملاقات کرنے قادیان میں رونق افروز ہیں۔ ذیل میں ناظرین کی واقفیت کے لئے اس ریاست کے مختصر تاریخی حالات پیش کئے جاتے ہیں۔

اس ریاست کی بنیاد ۱۷۶۲ء کے قریب ایک بلند ہمت انسان بابا آلہ سنگھ صاحب نے ڈالی۔ اس وقت ریاست کا کل رقبہ ۵۹۳۲ مربع میل ہے۔ آبادی تقریباً ۱۹ لاکھ اور سالانہ آمدنی ۱۵۷۰۰۰۰۰ روپیہ۔ مشرقی پنجاب میں یہ ریاست سب سے زیادہ دولتمند سمجھی جاتی ہے۔ اس کا علاقہ زیادہ تر مشرقی پنجاب کے میدانی علاقہ میں واقعہ ہے۔ جسے تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ریاست کا سب سے بڑا حصہ متوازی الاضلاع کی شکل کا ہے۔ جو مشرق سے مغرب تک ۱۳۹ میل طویل اور شمال سے جنوب تک ۱۲۵ میل عریض ہے۔ دوسرا حصہ شملہ کی پہاڑیوں میں ہے جو شمال سے جنوب تک ۳۶ میل لمبا اور مشرق سے مغرب تک ۲۹ میل چوڑا ہے۔ تیسرا حصہ دہلی کے قریب نارنول کا علاقہ ہے۔

جیسا کہ ابتدا میں ذکر کیا گیا ہے۔ اس ریاست کی بنیاد بابا آلہ سنگھ صاحب نے ڈالی تھی۔ انہوں نے اپنی بہادری اور جوانمردی سے پٹیالہ کا قلعہ اور اردگرد کا کچھ علاقہ اپنے قبضہ میں کر کے اپنی ایک خود مختار ریاست قائم کر لی۔ اور وقتاً فوقتاً اسے وسیع کرتے گئے۔ احمد شاہ ابدالی نے جب ہندوستان پر حملہ کیا۔ تو بابا آلہ سنگھ نے مقدور بھر اس کو امداد دی جس کے صلہ میں انہیں راجہ کا خطاب عطا ہوا۔ راجہ آلہ سنگھ کے بعد ان کا پوتا مہاراجہ امر سنگھ پٹیالہ کا حکمران مقرر ہوا۔ اور ۱۷۶۷ء میں جب احمد شاہ ابدالی آخری بار پنجاب میں آیا۔ تو اس نے مہاراجہ امر سنگھ کو ان کے دوستانہ تعاون سے خوش ہو کر راجہ راجگان کا خطاب عنایت فرمایا۔ اپنی ریاست کی توسیع کا جو کام مہاراجہ بہادر کے والاشان دادا نے شروع کیا تھا اسے انہوں نے بھی جاری رکھا۔ ۱۷۸۱ء میں جب ان کا انتقال ہوا۔ تو ان کی جگہ ان کا نابالغ بیٹا مہاراجہ صاحب سنگھ گدی نشین ہوا۔ یہ عہد نہایت پریشان کن تھا۔ ایک طرف حکومت مغلیہ کا چراغ گل ہو رہا تھا۔ اور ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو کچھ سمجھتا تھا۔ اپنی حکومت قائم کر لینے کے خواب دیکھ رہا تھا۔ دوسری طرف مہاراجہ رنجیت سنگھ کی جنہوں نے لاہور میں اپنی حکومت قائم کر لی تھی۔ ستلج پار کی ان ریاستوں پر نظر تھی۔ جنمیں پٹیالہ بھی شامل تھا۔ ان حالات میں نہایت دور اندیشی سے کام لیتے ہوئے مہاراجہ صاحب سنگھ نے دہلی میں انگریزی حکومت کے نمائندوں کی طرف رجوع کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۸۰۸ء کے اعلان کے رو سے حکومت برطانیہ نے ستلج کے اس پار کی ریاستوں کو اپنی حفاظت میں لے لیا۔

مہاراجہ صاحب سنگھ کے بعد ان کا ولی عہد مہاراجہ کرم سنگھ تخت نشین ہوا۔ جس نے حکومت انگریزی کے ساتھ گورکھا۔ افغان اور سکھ جنگ میں حصہ لے کر اپنی حقیقی دوستی کا ثبوت دیا۔ گورکھا جنگ کے دوران میں امداد دینے کے عوض ریاست کو پہاڑی علاقہ کے ۱۶ پرگنے دیئے گئے۔ اور سکھوں کی لڑائی میں خدمات کے صلہ میں ریاست کا علاقہ اور بھی بڑھا دیا گیا۔

مہاراجہ نریندر سنگھ جو مہاراجہ کرم سنگھ کے بعد ۱۸۴۵ء میں تخت نشین ہوئے۔ اپنے زمانہ میں ممتاز ترین شخصیت تھے۔ انہوں نے ۱۸۵۷ء کے غدر میں جو خدمات سرانجام دیں ان کے صلہ میں زینت محل دہلی اور نارنول کا علاقہ پٹیالہ کو دائمی طور پر دے دیا گیا۔ پٹیالہ کے حکمرانوں کو منصور الزمان امیر الامراء فرزند خاص دولت انگلشیہ وغیرہ کے خطابات بھی عطا کئے گئے۔

مہاراجہ نریندر سنگھ کے بعد مہاراجہ مہندر سنگھ نے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔ پٹیالہ کا ڈگری کالج انہی کے نام سے موسوم ہے۔ جب انہوں نے ۲۴ سال کی عمر میں وفات پائی تو ان کے فرزند مہاراجہ راجندر سنگھ صرف چار سال کی عمر میں جانشین ہوئے۔ ان کے عہد میں ریاست پٹیالہ نے چترال کی لڑائی میں حصہ لیا۔ ۱۹۰۰ء میں انہوں نے وفات پائی۔

ان کے بعد مہاراجہ بھوپندر سنگھ جن کا عہد کئی اعتبار سے نہایت مشہور اور شاندار گزرا ہے حکمران ہوئے۔ ان کی فیاضی اور فراخ دلی ضرب المثل ہے۔ ۱۹۱۴ء کی جنگ میں انہوں نے اپنی ریاست کے جملہ ذرائع حکومت برطانیہ کو پیش کر دیئے۔ اور ان کی تحریک پر ریاست نے مالی امداد کے دریا بہا دیئے۔ اور جنگی خدمات کا وہ ریکارڈ قائم کیا۔ جو ہندوستان بھر کی کسی دوسری ریاست میں اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ ۱۹۱۸ء کی امپیریل وار کونسل اور امپیریل وار کیبنٹ میں مہاراجہ صاحب بہادر تمام والیان ریاست کے نمائندہ منتخب ہو کر شریک ہوئے ۱۹۲۵ء میں لیگ آف نیشنز میں بھی ہندوستان کے والیان ریاست کی نمائندگی کی۔ گول میز کانفرنس میں شرکت کرنے والے والیان ریاست کے لیڈر کے طور پر اس کانفرنس میں شامل ہوئے۔ آپ ۹ سال تک چیمبر آف پرنسز کے چانسلر منتخب ہوتے رہے آخر آپ ۲۳ مارچ ۱۹۳۸ء کو انتقال کر گئے۔

ان کے بعد موجودہ حکمران ہز ہائی نس مہاراجہ یادوندر سنگھ مہندر بہادر جانشین ہوئے۔ جنہوں نے اپنے مختصر زمانہ حکومت میں اپنی رعایا کی خیر خواہی ہمدردی اور محبت کے بہت سے ثبوت دیئے ہیں۔ مہاراجہ بہادر نے عنان حکومت ہاتھ میں لیتے ہی شکار کے متعلق جملہ پابندیوں کو موقوف فرما دیا۔ اور اس طرح رعایا کے زمیندار طبقہ کو جنگلی جانوروں کے نقصانات سے بچنے کا موقعہ عنایت فرمایا۔ صحت عامہ کا محکمہ قائم کیا۔ طبی خدمات کی توسیع سفری شفاخانوں کے ذریعہ کی گئی۔ معاملہ اراضی کا بقایا معاف کیا گیا۔ سمال ٹاؤن ایکٹ نافذ ہوا۔ تعلیمی ترقی دو انٹرمیڈیٹ کالجوں اور چند جدید سکولوں کے اضافہ کرنے سے ہوئی۔ پٹیالہ میں ایک عالی شان اولمپک اسٹیڈیم تعمیر کرایا جو تمام ایشیا میں بے نظیر ہے

غرض ہز ہائی نس نہ صرف اپنی ریاست کے حدود میں بسنے والے لوگوں کے حقیقی ہمدرد اور خیر خواہ ہیں بلکہ پنجاب میں خصوصاً آپ کو جس قدر مقبولیت حاصل ہے۔ اس کا معمولی سا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ موجودہ جنگ میں حکومت کو زیادہ سے زیادہ امداد دینے کے لئے مہاراجہ صاحب بہادر کے ایماء پر خالصہ ڈیفنس آف انڈیا لیگ قائم ہوئی ہے۔ جس کی شاخیں تمام پنجاب میں قائم کی گئی ہیں۔ اور اس پر آشوب زمانہ میں فوجی داخلہ اور اندرونی امن میں وسیع امداد دی جا رہی ہے۔

قابل توجہ موصی صاحبان

چونکہ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے بقایا داران کو اپنا تمام چندہ و بقایا ۳۰؍ اپریل تک داخل خزانہ کرا دینا چاہیئے۔ یکم مئی (ماہ ہجرت) کو جو رقم وصول ہو گی وہ آئندہ سال میں شمار ہو گی۔ جن کے ذمہ چھ ماہ سے زائد کا بقایا ہو گا [illegible] (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

جناب مولوی محمد علی صاحب کی تحریرات میں لفظ نبی کا استعمال اور اس کی تشریح

جناب مولوی محمد علی صاحب کے خطبات اور مقالات کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ موضوع خواہ کچھ ہو آپ اسے کھینچ تان کر "قادیانی جماعت" تک ضرور پہنچا دیں گے ۲۱ مارچ کو آپ نے جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس میں راستبازی اور صدق کی تلقین کرتے کرتے آخر آپ اسی جگہ آ گئے۔ اور فرمایا کہ "ہماری قادیانی جماعت نے بھی بظاہر اسی طریق کو اختیار کر رکھا ہے۔ اور اس کا ثبوت یہ دیا۔ کہ جموں میں "قادیانی جماعت کی طرف سے ایک اشتہار تقسیم ہوا جس میں ریویو آف ریلیجنز کے پرانے حوالے درج تھے۔ جن میں مَیں نے نبی کا لفظ استعمال کیا ہے۔ مجھے حیرت اس بات پر ہوئی۔ کہ یہ وہ لوگ ہیں جو جانتے ہیں کہ اسکا جواب ہم دے چکے ہیں اور بار بار دے چکے ہیں اور بتا چکے ہیں۔ کہ نبی کا لفظ بے شک استعمال کیا گیا۔ لیکن ان معنوں میں نہیں۔ جن معنوں میں آج تم استعمال کر رہے ہو۔ بلکہ پیشگوئی کرنے والا کے معنوں میں استعمال کیا گیا۔۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔ اس کا مطلب غیب سے خبریں پا کر پیشگوئی کرنے والا ہے۔ اور ان معنوں میں سابق مجددین بھی نبی تھے۔ اور اس سے مراد اصطلاح شرعی میں نبی نہیں۔ بعینہٖ یہی معنے ریویو آف ریلیجنز میں نبی کے لفظ کے ہیں"۔ (پیغام ۴ر اپریل) —

مولوی صاحب نے جماعت احمدیہ کی راست بیانی کے متعلق جو ریمارک کئے ہیں ان پر کسی قسم کی تنقید کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہم صرف یہ بتاتے ہیں۔ کہ آپ نے ریویو میں لفظ نبی کی جو تشریح بیان فرمائی ہے وہ درست نہیں۔ اس مفہوم کو جو اس لفظ کا آپ نے بیان فرمایا ہے۔ یعنے صرف "پیشگوئی کرنیوالا" اور "سابق مجددین جیسا" نبی جس سے مراد "اصطلاح شرعی میں نبی نہیں" ذہن میں رکھیں۔ اور اس کے بعد جناب مولوی صاحب موصوف کے مندرجہ ذیل حوالہ جات ملاحظہ کریں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"آپ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) انہی معنوں میں نبی ہیں۔ جن معنوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نبی ہیں"۔ "آپ انہیں معنوں میں نبی ہیں۔ جن معنوں میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام نبی تھے۔ آپ زمرہ انبیاء میں داخل ہیں گذشتہ انیس سو سال میں صرف تین نبی آئے ہیں۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔ اور حضرت مسیح موعود۔" آپ ان معنوں میں مدعی نبوت اور نبی نہیں جن کے رو سے خلفاء اربعہ میں سے بعض کو بلکہ اکثر کو نبی کہا جا سکتا ہو۔ بلکہ آپ انہی معنوں میں نبی ہیں۔ اور اسی زمرۂ انبیاء کے ایک فرد ہیں۔ جن معنوں میں اور جس زمرۂ میں سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام ایک مدعی نبوت اور نبی تھے۔ آپ غیر نبی مجددین میں سے نہیں۔ بلکہ انبیاء میں سے ہیں۔ جو حقیقی مجدد ہوتے ہیں"۔

(ریویو جلد ۳ صفحہ ۔۔)

"سلسلہ احمدیہ مسئلہ کلام الہیٰ اور حقیقت ختم نبوت کے متعلق دوسرے مسلمانوں کے ساتھ دو باتوں میں اختلاف رکھتا ہے۔ ایک یہ کہ دوسرے مسلمان مکالمہ الہیہ کو بند مانتے ہیں۔ اور سلسلہ احمدیہ کھلا مانتا ہے۔ اور دوسرے یہ کہ دوسرے مسلمان اب کسی نبی کا مبعوث ہو سکنا ختم نبوت کے خلاف سمجھتے ہیں۔ اور یہ سلسلہ امت محمدیہ کے لئے نبوت کے دروازے کو کھلا مانتا ہے"۔

(ریویو جلد ۵ صفحہ ۔۔)

"جس طرح پہلے زمانوں میں انبیاء آتے رہے۔ اور ان کے ذریعہ خارق عادت نشان ظاہر ہوتے رہے۔ اسی طرح اس وقت بھی ایک نبی کا آنا اور خارق عادت نشانات کا دکھایا جانا ضروری تھا"۔

(ریویو جلد ۴ صفحہ ۔۔)

متعدد حوالوں میں سے انہی چند ایک پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ احباب دیکھ لیں کہ آیا مولوی صاحب نے ریویو میں استعمال شدہ لفظ نبی کی جو تشریح بیان کی ہے وہ درست ہے۔ آج تو آپ فرماتے ہیں۔ کہ لفظ نبی کے استعمال سے آپ کا مطلب یہ تھا۔ کہ حضور علیہ السلام بھی ان معنوں میں نبی ہیں جن معنوں میں سابق مجددین۔ مگر ریویو کے فائل دیکھنے سے ہمیں یہ الفاظ ملتے ہیں کہ۔ "آپ غیر نبی مجددین میں سے نہیں بلکہ انبیاء میں سے ہیں"۔ پھر آج آپ ہمیں یہ بتاتے ہیں۔ کہ جن معنوں میں آپ نے یہ لفظ استعمال کیا "اس سے مراد اصطلاح شرعی میں نبی نہیں"۔ لیکن وہاں آپ کے یہ الفاظ ہمیں ملتے ہیں۔ کہ آپ انہی معنوں میں نبی ہیں۔ جن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم"۔

حیرت یہ ہے۔ کہ جناب مولوی صاحب نے جماعت احمدیہ پر یہ الزام لگا کر کہ وہ ان کے الفاظ کا غلط مفہوم پیش کرتی ہے۔ اسے مذہبی لوگوں کے جھوٹ کی مثال کے طور پر پیش کیا ہے ہم نہایت ادب کے ساتھ ان سے عرض کرتے ہیں کہ وہ اس مضمون کے مطالعہ کے بعد پھر اپنی رائے پر نظر ثانی کریں۔ اور دیکھیں۔ کہ کیا انہوں نے ہمارے متعلق انصاف سے کام لیا ہے:۔

شہری جماعتوں کے لئے ضروری اعلان

ضروریات سلسلہ احمدیہ اس امر کی متقاضی ہیں۔ کہ ہر ایک جماعت کا چندہ ماہ بماہ داخل خزانہ ہوتا رہے۔ اس وقت جماعت جن حالات میں سے گذر رہی ہے۔ اس کی وجہ سے تو ہماری ذمہ واریاں اور بھی بڑھ گئی ہیں۔ اور معمولی سا تغافل بھی ہمارے اغراض و مقاصد میں روک کا موجب ہو جاتا ہے۔ چندہ کی باقاعدگی کے متعلق متعدد بار اعلان ہو چکا ہے۔ کہ ہر ماہ کا چندہ بیس تاریخ تک مرکز میں پہنچ جانا چاہئیے۔ لیکن افسوس ہے کہ بعض جماعتوں کا چندہ ماہ مارچ کے اخیر تک بھی موصول نہیں ہوا۔ ذیل میں ایسی شہری جماعتوں کی فہرست دی جاتی ہے۔

(۱) سمبڑیال۔ (۲) پسرور نوشہرہ (۳) نارووال (۴) دہلی دروازہ لاہور (۵) چابک سواراں لاہور (۶) جھنگ (۷) بھیرہ (۸) حیدر شاہ پور (۹) رہتاس (۱۰) چکوال (۱۱) دالو کیمپ (۱۲) ٹانگہ (۱۳) ٹوپی (۱۴) پاڑہ چنار (۱۵) اوچ (۱۶) کھروڑ پکا (۱۷) شجاع آباد (۱۸) خانپور (۱۹) فرید کوٹ (۲۰) پٹی (۲۱) کوٹ کپورا (۲۲) سرہند (۲۳) دھوری (۲۴) بلب گڑھ (۲۵) محمود پور (۲۶) کانپور (۲۷) پانی پت (۲۸) بارہ مولا (۲۹) حیدر آباد سندھ (۳۰) محمد آباد فارم (۳۱) نسیم آباد (۳۲) متھرا کٹڑہ (۳۳) علی (۳۴) اٹاوہ (۳۵) انجوبا (۳۶) سہارنپور (۳۷) منصوری (۳۸) رامپور (۳۹) مظفر پور (۴۰) پوری (۴۱) شاہجہانپور (۴۲) احمد آباد (۴۳) یادگیر (۴۴) محبوب نگر (۴۵) ادگور (۴۶) دینا ورنہ (۴۷) کنانور (۴۸) انڈلے (۴۹) گوگی (۵۰) بیموں:۔

ناظر بیت المال

حافظ آباد میں احمدیہ مسجد کی تعمیر

ایک عرصہ سے حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ میں احمدیہ مسجد بنوانے کی تجاویز کی جا رہی تھیں۔ مگر بعض مخالفین کی شرارت اور کوئی موزوں قطعہ زمین کے نہ ملنے کی وجہ سے یہ کام سر انجام نہ دیا جا سکا۔ اب مکرمی خلیفہ ناصر الدین صاحب صدیقی تحصیل دار حافظ آباد کی کوشش سے عین شہر کے وسط میں مسجد کے لئے ایک نہایت باموقعہ قطعہ زمین خرید لیا گیا ہے۔ اور ۴ر اپریل ۱۹۳۱ء بروز جمعہ جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ یہاں کی مختصر جماعت کو اس مسجد کی تکمیل کی توفیق عطا فرمائے:۔ خاکسار سید اعجاز احمد مبلغ زونل حافظ آباد

ہندوستان کے مختلف مقامات میں سیرۃ النبی کے شاندار جلسے

کوئٹہ

جلسہ سیرۃ النبی ۶ اپریل ۱۹۴۱ء کو زیر صدارت جناب خان صاحب میاں نصیر الدین احمد صاحب پبلسٹی افسر بلوچستان نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن اور نظم کے بعد خاکسار بشیر احمد نے جلسہ کی غرض وغایت بیان کی اور بتایا کہ یہ جلسے حضرت امام جماعت احمدیہ قادیان کے ارشاد کے ماتحت پبلک کو رسول پاک حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کے صحیح واقعات سے واقف کرانے اور عوام کے دلوں سے ایک دوسرے کے مذہبی پیشوایان کے متعلق تعصب دور کرنے کے لئے ہر سال تمام دنیا میں جہاں جہاں احمدی پائے جاتے ہیں منعقد کئے جاتے ہیں۔ ملک کرم الٰہی خان صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے فرمایا۔ کہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم ہر قسم کے حالات میں سے گزرے۔ آپ پر غربت بھی آئی اور آپ نے وہ زمانہ بھی پایا جب کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو بادشاہت عطا کی۔ آپ نے ہر حالت میں سادہ زندگی اختیار رکھی۔

لالہ دیوان چند صاحب بی۔ اے نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف واقعات کی روشنی میں ثابت کیا کہ آپ کا اخلاقی پہلو بہت بلند تھا۔ لالہ چونی لعل صاحب نے فرمایا کہ مجھے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے اس لئے عقیدت ہے کہ آپ نہایت متحمل مزاج اور بُردبار تھے اور آپ نے توحید کے قیام کے لئے بہت بڑی بڑی قربانیاں کیں۔ گیانی نرنجن سنگھ صاحب سوچ نے بیان کیا کہ خدا کے رسول اس لئے آتے ہیں تا بنی نوع انسان کو ان تمام آفتوں اور بلاؤں سے بچا کر لے جائیں جو شیطانی طاقتوں کی پیدا کردہ ہوتی ہیں اور کہا کہ مجھے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے اس لئے عقیدت ہے کہ آپ نے توحید کو قائم کیا۔ گیانی اوتار سنگھ صاحب نے مختلف واقعات کی روشنی میں ثابت کیا کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا اخلاقی معیار بہت بلند تھا۔ فیض الحق خان صاحب نے امن کے قیام کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے صلح حدیبیہ اور فتح مکہ کو پیش کیا۔ کہ آپ نے کس طرح اول الذکر موقع پر محض امن کی خاطر ایسی شرائط پر صلح کر لی جو بظاہر مسلمانوں کے مفاد کے خلاف تھیں۔ اور فتح مکہ کے وقت ان لوگوں سے جنہوں نے مسلمانوں کو نہایت شدید اذیتیں دی تھیں اور انہیں ان کے وطن سے جدا کیا تھا یہ سلوک کیا کہ انہیں سرزنش تک نہ کی۔ اور کہا کہ موجودہ واقعات عالم اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ امن انہی اصول پر کاربند ہونے سے قائم ہو سکتا ہے جو اسلام نے پیش کئے ہیں۔ بعد میں حاضرین اور صاحب صدر کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اعلان کیا کہ جماعت کوئٹہ ہر اس تقریب میں خوشی سے حصہ لے گی جو خدا تعالیٰ کے کسی نبی کی عزت کے قیام کے لئے اس کے مذہب کے پیرو منعقد کریں۔ جناب صاحب صدر نے اپنے صدارتی ریمارکس میں بتایا کہ رسول پاک محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کے مختلف واقعات جو اس وقت بیان ہوئے ہیں وہ ہمارے لئے مشعل راہ ہیں اور ہمیں اپنی زندگیاں ان کے مطابق ڈھالنی چاہئیں۔ آپ نے غیر مسلموں کو دعوت دی کہ وہ اس صحیفہ کا مطالعہ کریں۔ جو رسول کریم صلعم کے ذریعہ ہمیں پہنچا۔

خاکسار بشیر احمد۔ ایم۔ اے۔ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کوئٹہ۔ جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ کوئٹہ

گوجرانوالہ

۶ اپریل بشہادت خالصہ پرائمری سکول میں ۸½ بجے رات کو جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد بصدارت جناب امیر جماعت احمدیہ میر محمد بخش صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ پلیڈر جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ خدا کے فضل سے حاضری اچھی تھی۔ سکھ بھائی زیادہ تعداد میں تشریف فرما تھے۔ ابتدائی تقریر جناب سردار نہال سنگھ صاحب ریٹائرڈ ریلوے گارڈ نے کی جس میں جماعت احمدیہ کو اس قسم کے جلسوں کے انعقاد پر مبارکباد دی۔ اور کہا۔ کہ یہی ایک جماعت ہے۔ جس نے اس قسم کے جلسوں کا انتظام کر رکھا ہے۔ میں متعدد بار جماعت احمدیہ کے جلسوں میں تقریریں کر چکا ہوں۔ یہ لوگ نہایت امن پسند اور صلح کل ہیں۔ اس کے بعد حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کرتے ہوئے کہا۔ کہ محمد صاحب (صلے اللہ علیہ وسلم) ایک راستباز اور عظیم الشان نبی ہوئے ہیں۔ تمام رشیوں منیوں کا گیان ایک ہی ہے۔ محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعلیم پاک تھی۔ اگر ہم ان کی تعلیم پر عمل کریں۔ تو دنیا میں آج ہی امن ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد سید اعجاز احمد صاحب مولوی فاضل نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مذہبی رواداری پر تقریر کی مولوی صاحب کی تقریر کے بعد جناب پنڈت ایشور لال صاحب جین مت نے تقریر کی۔ جس میں پنڈت صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رحمدلی اور سادہ معاشرت پر چند مثالیں بیان کیں۔ اور کہا۔ اگر انسان ان باتوں پر عمل کرے تو اپنی زندگی سکھ و آرام میں گزار سکتا ہے۔ پنڈت صاحب کے بعد سردار سکھرام سنگھ صاحب نے ایک مؤثر تقریر کی۔ جس میں کہا کہ تمام ریفارمر جو دنیا میں آئے ہیں۔ سب سچے اور نیک تھے۔ اگر وہ نیک اور سچے نہ ہوتے۔ تو دنیا میں ان کے لاتعداد ماننے والے نہ ہوتے کاذب کے ماننے والے چند دن کے دھوکے میں رہ کر الگ ہو جاتے ہیں۔ سامعین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ آپ تمام ہادیوں کو راستباز مانیں۔ اسی سے آپس میں محبت بڑھے گی۔ بابا نانک۔ گوتم بدھ۔ حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) سب سچے تھے۔ گو وقت کے لحاظ سے ہر ایک ہادی کی تعلیم ایک دائرے کے اندر تھی۔ مگر روشنی سب کی ایک ہی تھی۔ یعنی کسی کی روشنی لیمپ کے برابر اور کسی کی دیئے کے برابر اور کسی کی ہزار پاور کی بجلی کے برابر۔ یہ روشنیاں اپنے اپنے وقت میں اچھی تھیں۔ اور اب تک ان کے ماننے والے ان روشنیوں سے فائدہ حاصل کر رہے ہیں۔ حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) بہت بڑے انسان اور راستباز ہادی تھے۔ اس کے بعد سردار صاحب نے چند ایک مثالیں دے کر اپنی تقریر ختم کی۔ اس تقریر کے بعد حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے تقریباً پون گھنٹہ تقریر فرمائی۔ اس کے بعد صاحب صدر نے کہا ہر سال ہمیں کو اس قسم کے جلسے کرنے چاہئیں۔ اگر سکھ بھائی حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ صاحب کی سیرت پر جلسہ کریں۔ یا ہندو اور عیسائی بھائی کریں تو ہم خوشی سے ان کے جلسوں میں جا کر ان کے بزرگوں کے پاک حالات زندگی بیان کرنے کو تیار ہیں۔ اس کے بعد تمام سامعین کا اور خالصہ پرائمری سکول ہال میں جلسہ کے لئے جگہ دینے پر سکھ بھائیوں کا شکریہ ادا کیا گیا، اور رات کے گیارہ بجے جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ جماعت احمدیہ گوجرانوالہ۔ سردار ڈاکٹر ہیرا سنگھ سردار شام سنگھ صاحبان اور ہیڈ ماسٹر صاحب کی بے حد مشکور ہے۔ جنہوں نے نہایت فراخ دلی سے انجمن احمدیہ گوجرانوالہ کو جلسہ کے انعقاد کے لئے خالصہ پرائمری سکول کا ہال دیا۔ اور جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے تعاون فرمایا۔ خاکسار بدر دین محمد صابر سکرٹری دعوۃ و تبلیغ

ڈنگہ

جلسہ سیرت النبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زیر صدارت چوہدری اللہ داد صاحب منعقد کیا گیا احمدی احباب و غیر احمدی احباب نے تقریریں کیں۔ احمد دین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈنگہ

دنیاپور (ملتان)

۶ ماہ شہادت سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلسہ منعقد کیا گیا جس میں شیخ محمد سلطان صاحب اور خاکسار اور شیخ محمد منیر صاحب نے تقاریر کیں۔ حاضرین میں علاوہ جماعت کے دوستوں کے کچھ ہندو اور غیر احمدی بھی تھے۔ خاکسار غلام قادر قائد مجلس خدام الاحمدیہ

سید والا

۶ اپریل مسجد احمدیہ میں سیرت النبیؐ کا جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت ونعت کے بعد مولوی عبدالرحمٰن صاحب پنڈی چری اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ خاکسار محمد ابراہیم سید والا

لجنہ اماء اللہ فیروز پور شہر

جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مرزا ناصر علی صاحب وکیل کی کوٹھی پر منعقد ہوا۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر بہنوں نے مضامین پڑھے
سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

حصار

مسلمانان حصار نے مورخہ ۱۰ اپریل کو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے متعلق جلسہ منعقد کیا۔ جس میں مرکز سے مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری کو مدعو کیا گیا۔ آپ نے صبح اور شام دو لیکچر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر دیئے۔
خاکسار شریف احمد پوسٹل کلرک حصار

کالا گوجراں ضلع جہلم

۶ اپریل سیرت النبیؐ کا جلسہ ہوا۔ جس میں میاں فضل الرحمٰن۔ ملک محمد دین۔ ملک [illegible] داد خان اور مولوی عبدالکریم صاحبان نے تقریریں کیں۔ خاکسار نور احمد سیکرٹری تبلیغ

باگھماری (اڑیسہ)

زیر اہتمام جماعت احمدیہ کیرنگ مورخہ ۶ اپریل کو باگھماری علاقہ کھوردہ اڑیسہ میں زیر صدارت بابو برجو کشور پنڈا۔ بی۔ اے۔ بی۔ ایل سیرت النبیؐ کا جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید ونظم کے بعد جناب مولوی سید صمصام علی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کیرنگ و بابو جیو کرشنا داس ہیڈ پنڈت یو۔ پی۔ اسکول باگھماری نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر تقریریں کیں۔ آخر میں صاحب صدر نے سامعین کو اس قسم کے جلسوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔ کہ حقیقی امن اور دائمی عزت ہم ہندوستانیوں کو یورپ کی پیروی سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ یورپ نے اپنی تہذیب کا جو بھیانک نمونہ دکھلایا ہے۔ وہ قابل شرم ہے۔ ہاں یہ طریقہ جو کہ اس جلسہ میں بتایا گیا ہے۔ وہ باعث ترقی اور قابل عمل ہے۔ ہم کو اس کی پیروی کرنی چاہیئے۔ خاکسار فیاض الدین خان

لکھنؤ

جلسہ سیرت النبی صلعم زیر صدارت آنریبل مسٹر جسٹس غلام حسن بٹ جج اودھ چیف کورٹ بمقام گنگا پرشاد میموریل ہال امین آباد منعقد ہوا۔ بعد تلاوت قرآن کریم جناب بابو برندابن پرشاد صاحب طالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں اپنی نظم سنائی۔ جو بہت پسند کی گئی۔ مقررین میں پروفیسر ایں۔ جی۔ ڈی۔ جوار دار پروفیسر لکھنؤ کرسچن کالج۔ مولانا عبدالسلام صاحب قدوائی ندوی۔ ڈاکٹر کھشمی سہائے آنریری مجسٹریٹ لکھنؤ ڈاکٹر مدن موہن لال اٹل۔ ڈاکٹر ایس۔ جے سنگھ ایم۔ اے بی۔ ایس۔ سی سیٹھ خیرالدین احمد صاحب پریسیڈنٹ انجمن احمدیہ لکھنؤ اور مسٹر محمد امین بیرسٹر ایٹ لاء و لاہور خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ بعدہ صدر محترم نے جماعت احمدیہ کی اس تحریک پر جس میں غیر مسلم بھی مدعو کئے گئے تھے۔ اظہار خوشنودی فرمایا۔ آپ نے ایک مختصر تقریر بھی آنحضرت صلعم کی سیرت مبارک پر فرمائی۔ تقریباً دس بجے رات کو جلسہ کا بخیر وخوبی اختتام ہوا۔ خاکسار محمد عثمان احمدی

لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ

لجنہ اماء اللہ کا جلسہ سیرت النبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سیدہ فضیلت صاحبہ کی کوٹھی میں منعقد ہوا۔ مبارکہ بیگم صاحبہ۔ سعیدہ امۃ السلام صاحبہ۔ محترمہ رابعہ بیگم صاحبہ اور صدر صاحبہ نے تقریریں کیں۔ سیدہ فرحت صاحبہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل در آمد کرنے کی تلقین کی۔ ننھی لڑکیوں نے سلام اور درود پڑھا غیر احمدی مستورات کی حاضری تسلی بخش تھی۔ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۱۳ اپریل آج کریملین میں روس اور جاپان میں معاہدہ پر دستخط ہو گئے۔ اس کے رو سے ان میں سے اگر کوئی کسی سے برسر جنگ ہوگا۔ تو دوسرا غیر جانبدار رہے گا۔ اور اس کے دشمن کی مدد نہیں کریگا۔ یہ معاہدہ پانچ سال تک رہے گا۔ روس نے مانچوکو کی آزادی اور حدود کا احترام تسلیم کیا۔ اور جاپان نے منگولیا کا۔

لنڈن ۱۳ اپریل۔ بی۔ بی سی راوی ہے کہ لیبیا میں ایک سو میل کے رقبہ میں شدید جنگ ہو رہی ہے۔ جرمن بارڈیا میں داخلہ کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اطالوی کہتے ہیں۔ کہ طبروق کے گرد جرمن اور اطالوی فوجوں نے گھیرا ڈال لیا ہے جرمن طیاروں نے سکندریہ پر حملہ کیا۔ یہ پہلا جرمن حملہ ہے۔ مگر کوئی نقصان نہیں ہوا۔ جرمنی کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ جرمن اور اطالوی فوجیں البانیہ کی سرحد پر مل گئی ہیں۔ یونان کی بندرگاہوں میں سرنگیں بچھا دی گئی ہیں۔ اور دھمکی دی ہے کہ اگر کوئی جہاز نزدیک آیا۔ تو اسے ڈبو دیا جائے گا۔

لنڈن ۱۳ اپریل۔ جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جرمنی نے ترکی کے متعلق اپنی صدق دلی کا ثبوت پیش کرنے کے لئے ترکی کی بلغاری سرحد سے اپنی فوجیں ہٹائی ہیں۔ نیز اسے یونان کے علاقہ تھریس کی پیشکش کی ہے۔

لنڈن ۱۳ اپریل۔ یوگوسلاوی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس کی زیادہ تر فوجیں میدانوں سے سلامتی کے ساتھ ہٹ کر میدانوں میں پہنچ گئی ہیں۔ اور بیرونی امداد کے انتظار میں ہیں۔

مدراس ۱۴ اپریل آج مسٹر جناح نے آل انڈیا مسلم لیگ کے کھلے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہندوستان میں سیاسی الجھنوں کی ذمہ داری کانگرس پر ہے۔ آپ نے حکومت کا شکریہ ادا کیا۔ کہ اس نے یقین دلا دیا ہے کہ مسلمانوں کی مرضی کے بغیر کوئی آئین نہیں بنایا جائے گا

لنڈن ۱۴ اپریل۔ برطانی طیاروں نے آج بورڈو کے پاس ہوائی اڈوں اور اس کی گودیوں پر زناٹے کے حملے کئے شمالی افریقہ میں بھی دشمن کے ہوائی اڈوں پر کامیاب حملے کئے۔ نیز دشمن کی فوجوں پر بھی سخت بمباری کی۔ برطانیہ پر دشمن کے جہاز بہت کم اڑے۔ شمال مشرقی علاقہ میں کچھ بم گرائے گئے۔ جن سے کچھ نقصان بھی ہوا۔

لنڈن ۱۴ اپریل۔ برطانیہ اور اس کے حلیفوں کے کچھ اور فوجی دستے یونان پہنچ گئے ہیں۔ فی الحال کوئی ایسی بات نہیں جس سے یہ سمجھا جا سکے۔ کہ جرمن فوج نے یونان کے شمالی مورچہ پر دھاوا بول دیا ہے۔ یہاں صرف مسلح دستوں کے ہراول سے جھڑپیں ہوئی ہیں۔ جن میں دشمن کو سخت نقصان پہنچایا گیا ہے۔ یوگوسلاویہ کے کم سے کم دو علاقوں میں یوگوسلاوی افواج دشمن کا مقابلہ کر رہی ہیں۔ جنوب میں جرمنوں سے کئی چوکیاں واپس لے لی گئی ہیں۔ اور البانیہ میں بھی اطالوی فوجوں پر کامیاب حملے کئے۔

لنڈن ۱۴ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ بلغاریہ کی سرحد سے جس جرمن فوج نے یوگوسلاویہ پر حملہ کیا تھا۔ اس کے ساتھ ایک سو ستر ٹینک تھے۔ اور پچاس میل لمبے علاقہ میں یوگوسلاوی فوج کا صرف ایک ڈویژن تھا۔ مگر اس نے بھی جرمنوں کا مقابلہ ایسی بہادری سے کیا۔ کہ پہلے حملہ میں بیس اور دوسرے میں ۲۴ جرمن ٹینک برباد کر دئے۔ حالانکہ ان کے پاس صرف چار ٹینک شکن توپیں تھیں۔ یہی جرمن فوج وارڈار کی وادی کو عبور کرتے ہوئے سالونیکا جا پہنچی تھی۔

لنڈن ۱۴ اپریل نازی پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ کہ عنقریب ترکی اور جرمنی میں عدم اقدامات جارحانہ کا معاہدہ ہونے والا ہے۔ ترکی کے ایک اخبار نے لکھا ہے۔ کہ نازیوں کے وعدوں کا کیا اعتبار۔ یونان اور یوگوسلاویہ پر حملوں کے لئے وہ جس قسم کے بہانے بنا سکتے ہیں۔ ویسے ترکی کے لئے کیوں نہ بنا سکیں گے۔

لنڈن ۱۴ اپریل۔ جرمن فوجوں نے شمالی یونان میں برطانی فوجوں پر حملہ کیا۔ مگر ان کو پٹ کر پیچھے ہٹنا پڑا۔ یہ حملہ جمعہ کے روز ہوا تھا۔ جس میں دشمن کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔ جرمن ماہر ابھی معلوم کر رہے ہیں۔ کہ انگریزی مورچے کتنے مضبوط ہیں۔ اور اس لئے ان کے گشتی دستے دیکھ بھال کر رہے ہیں برطانی طیاروں نے ان کی فوجی لاریوں کے قافلوں پر شدید حملے کئے۔ اور بہت نقصان پہنچایا۔ لنڈن میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ یوگوسلاویہ کی فوجوں نے بحیرہ ایڈریاٹک کی ایک بندرگاہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ جس سے اطالوی فوجیں البانیہ میں اترتی ہیں۔ سقوطری پر بھی ان کا قبضہ ہو چکا ہے۔ بلغراد پر گو جرمنی کا قبضہ ہو چکا ہے۔ مگر بلغراد اور نش کے درمیانی علاقہ میں سروی افواج برابر مقابلہ کر رہی ہیں۔

لنڈن ۱۴ اپریل۔ نازیوں کو اس بات کا بہت رنج ہے۔ کہ سالونیکا سے ہٹتے وقت برطانی فوجوں نے تمام پل اور پٹرول کے ذخائر تباہ کر دیئے۔ نازی ریڈیو بار بار کہتا ہے کہ اس طرح برطانیہ نے یونان کا لاکھوں روپیہ کا نقصان کر دیا۔ دراصل اسے یہ دکھ ہے کہ ان کے ہاتھ کچھ نہ

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی